شیرِ یزداں ، شمشیرِ بے نیام ، شائقِ دینِ متین ، شہنشاہِ اقلیمِ سخن ، شاگردِ رشید علامہ انور شاہ کاشمیریؒ

د :۔ ارجمندِ سادات ، احمریں خرمن کا دلدادہ ، احتسابِ مرزائیت کا بانی ، ابرقِ قرطاسِ علم و عرفان ۔

ھ :۔ ہمدردِ انسانیت ، ہم مشرب آزادؒ ، ہم ذاتِ حسینؓ ، ہمنوائے علمائے حق ۔

ب :۔ برقِ الٰہی بر فتنۂ مرزائیت ، باعلم و باعمل ، بہی خواہِ مسلماں ، بے مثل و بے مثال خطیب ، بے غرض مبلّغ ، بے لوث مجاہد ۔

خ :۔ خادمِ اولیائے امتِ محمدی ، خلوص و محبت کا پیکر ، خلافتِ الٰہیہ کا طالب ، خوش الحان ، خوش اسلوب ، خوش اطوار ، خوش گلو ، خوگرِ تلاوتِ قرآن ، خیر اندیشِ انسانیت ، خیر طلب ۔

ا :۔ ابرِ رحمت ، آتش بیان ، آدمِ خاکی ، آشنائے معرفتِ الٰہیہ ، آفتِ الٰہی بر نبوتِ فرنگیہ ، آلِ رسول

ر :۔ رہنوردِ شوق ، رحمتِ خداوندی ، رطب اللسان ، رگِ ظرافت کا حامل ، رونقِ مجلس

ی :۔ یوسفِ حسنِ کلام ، یاورِ امتِ محمدیہ ۔

بنامِ امیرِ شریعت

ہزاروں آفتیں سنگِ مزاحم بن کے آتی ہیں
مگر مردانِ حق آگاہ کچھ پروا نہیں کرتے

وہ توپوں کے دہانوں پر بھی سچی بات کہتے ہیں
کبھی بھولے سے بھی انجام کو سوچا نہیں کرتے

مجید لاہوری مرحوم

محرم و مجرم

انصاف کبھی یہ تھا کہ زنجیر ہلا دی
سلطان نے بتیک کی خوش ہو کے صدا دی

لیکن ـــــ اس دور کا دستورِ چمن اور ہی کچھ ہے
کانٹوں نے کیا جرم تو پھولوں کو سزا دی

ابوالاسرار رمزی

قصّہ ایک خط کا

آخری قسط

(علامہ اقبال کے مرزائی بھتیجے کو دندان شکن جواب)

اس عقدہ کو بھی شیخ اعجاز نے خود ہی کھولا ہے کہ "اقبال نامہ" میں تحریفات کی شانِ نزول کیا ہے، شیخ اعجاز لکھتے ہیں:

"جب صہبا صاحب نے شیخ محمد اشرف سے اس معمہ کی گرہ کشائی چاہی تو انہوں نے اپنے خطِ محررہ ۳ر اکتوبر ۱۹۷۴ء میں یہ جواب دیا۔

"مکاتیب اقبال کا ایک ہی ایڈیشن شائع ہوا ہے دوسرا ایڈیشن شائع نہیں ہوا پہلا ایڈیشن ۱۹۴۵ء میں طبع ہوا تھا جس وقت یہ کتاب چھپ کر بازار میں آئی اس وقت چودھری محمد حسین جن کو آپ خوب جانتے ہوں گے زندہ تھے چودھری صاحب پریس برانچ کے سپرنٹنڈنٹ تھے اور پیپر کنٹرولر بھی تھے میرے ان سے تعلّقات بھی تھے۔ علامہ اقبال مرحوم نے ایک خط سر راس مسعود کو تحریر کیا ہوا تھا جو بالکل درست تھا وہ خط بھی طبع شدہ ایڈیشن میں موجود تھا۔ چودھری صاحب پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ خط اس مجموعہ میں شامل ہو۔ میں نے ہر چند ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اس خط کو حذف نہ کیا جائے مگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے مجبوراً وہ خط حذف کر دیا گیا۔ جو نسخے قبل ازیں فروخت ہو گئے ان میں وہ خط شامل ہوگا بقایا نسخے اس خط کے بغیر ہوں گے۔ یہ ہی فرق ہے جس کی طرف آپ نے نشان دہی کی ہے۔ اس خط کا عکس اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ اصل خط شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے واپس نہیں کئے تھے۔ اب غالباً ان کے صاحب زادے مختار مسعود کے پاس موجود ہوں گے، آپ نے صحیح تحریر فرمایا ہے بعض نسخوں میں صفحات بھی کم ہیں اور عبارتیں بھی مختلف ہیں۔

چونکہ ایک اہم اور طویل خط حذف کر دیا گیا تھا اس وجہ سے صفحات اور عبارت میں ضرور فرق ہونا لازمی تھا۔ امید ہے آپ کی الجھن دور ہو گئی ہوگی۔"[۳]

شیخ محمد اشرف کے صاحب لکھنوی کو اس جواب کے نقل کرنے کے بعد شیخ اعجاز نے اپنے چھوٹے بھائی شیخ مختار کو جو لاہور میں رہتے تھے یہ ساری صورت حال بتائی چنانچہ شیخ مختار نے شیخ اشرف سے ملاقات کر کے اپریل ۱۹۷۵ء کو اپنے بڑے بھائی شیخ اعجاز کو خط لکھا کہ:

"میں کل شیخ محمد اشرف صاحب کو ملا تھا وہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ اقبال نامہ حصہ اول کے بارے میں انہوں نے وہی بات بتائی جس کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کتاب کی قریباً ۱۰۰ کاپیاں جب فروخت ہو گئیں تو چودھری محمد حسین صاحب نے چند خطوں کے بعض حصوں کو حذف کرنے کو کہا میں نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا، سب نے یہی کہا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھے علم ہوا کہ چودھری صاحب چھ ماہ کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔ چودھری صاحب اس لڑائی کے زمانہ میں پیپر کنٹرولر بھی تھے اور کاغذ کا کوٹہ بھی وہی دیتے تھے انہیں انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فیصلہ کیا کہ ابھی کتاب کی فروخت بند کر دی جائے اور کسی طرح چھ ماہ گزر جائیں ان کے ریٹائر ہونے کے بعد کتاب فروخت کریں گے۔ چودھری صاحب کو دو سال کی ایکسٹینشن مل گئی۔ میں مجبور ہو گیا۔ کتاب کی چار ہزار کاپیاں چھپی تھیں ان کاپیوں میں ورق تبدیل کرنے پڑے جس میں مجھے کافی نقصان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس اب کوئی کاپی نہیں ورنہ میں آپ کو مایوس نہ کرتا۔"[۴]

شیخ اعجاز نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے سید نذیر نیازی سے بھی پوچھا جس پر سید نذیر نیازی نے بھی تسلیم کیا کہ

"بعض (خطوط) میں چودھری صاحب مرحوم نے مصلحتاً کچھ تبدیلیاں بھی کیں ان معنوں میں کہ جو عبارت پسند نہ آئی اسے قلم زد کر دیا۔"[۵]

شیخ اعجاز اس ساری بحث کے بعد خط میں تحریف کا سارا الزام چودھری محمد حسین پر دھرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس کی اشاعت میرے محترم شریکِ کار (ہم دونوں (یعنی چودھری محمد حسین اور

شیخ اعجاز / جاوید اور منیرہ کے گارڈین تھے) کی سیاست کو گوارا نہ ہوئی۔ اس سیاست بازی کے متعلق کچھ کہنا مناسب نہیں"۔ ۲

شیخ اعجاز اور ڈاکٹر اخلاق اثر کے اقبال نامے میں چھپنے والے ۱۰ر جون ۱۹۳۵ء کے خطوط کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شیخ عطاء اللہ کے مجموعۂ خطوط کے اس اصل خط کی بھی نقل انہوں نے پنجاب پبلک لائبریری سے حاصل کر لی ہے جو چودھری محمد حسین کی تحریف سے بچ گیا تھا۔ تاہم ڈاکٹر اخلاق اثر کے اقبال نامے کا وہ فیصلہ اصل خط دیکھ کر ہی کر سکتے ہیں۔ معلوم نہیں یہ اصل خط کس کے پاس ہے۔ پھر انہوں نے اصل خط کی فوٹو کاپی دینے کی استدعا کی ہے حالانکہ اس خط کی فوٹو کاپی اقبال اور ممنون حسن خان مصنف ڈاکٹر اخلاق اثر نامی کتاب میں ص ۱۵ پر موجود ہے۔ خود اقبال نامے مرتبہ ڈاکٹر اخلاق اثر میں بھی اس خط کا پورا متن شائع نہیں ہوا جب کہ علامہ اقبال نے اس خط میں یہ بھی وضاحت کر دی تھی کہ خود قادیانی مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس واسطے ان کے نزدیک یہ امر شرعاً مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا گارڈین ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ہم علامہ صاحب کے اس خط کا عکس اقبال اور ممنون حسن خان مصنف ڈاکٹر اخلاق اثر سے لے کر شائع کر رہے ہیں جس کے بعد ہم بھی چاہیں گے کہ شیخ اعجاز نے اس خط کے بارے میں جو یہ عذر تراشا ہے کہ شیخ مختار مسعود اور ممنون حسن خان نے ان کے استفسارات کے جوابات نہیں دیئے ورنہ

"اگر اس کتاب کی طباعت سے پہلے ان میں سے کوئی ایک فوٹو کاپی مل گئی تو صورت حال عرض کر دی جائے گی"۔ ۷

اب شیخ صاحب فرمائیں کہ اس عکسی نقول کی اشاعت کے بعد وہ بیچ اس معاملہ کے کیا فرماتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ساری تان اس خط کی عدم دریافت پر توڑ دی ہے۔ اس خط میں چودھری محمد حسین نے کیوں تحریف کی، شیخ محمد اشرف کیوں ان سے کسی قدر دبے رہے اور شیخ عطاء اللہ اور شیخ مختار مسعود نے اس کے بارے میں کبھی کوئی وضاحت کیوں نہیں کی۔ ایسے جواب ہیں جو ان ہی متعلقہ افراد کے لواحقین یا احباب دے سکتے ہیں مگر یہ دلچسپ حقیقت سمجھ میں نہیں آتی کہ اس پردۂ زنگاری میں کون تھا جو چودھری محمد حسین کو یہ خط شائع نہ کرنے پر مجبور کر رہا تھا

اور شیخ محمد اشرف نے چودھری محمد حسین کی ریٹائرمنٹ کے بعد اس خط کو اپنی اصل حیثیت میں پھر کبھی شائع کرنے یا اس کے بارے میں لکھنے کی ضرورت کیوں نہیں محسوس کی۔ پھر شیخ اعجاز کا یہ الزام کہ اقبال کی طرف سے انہیں ملنے والے صالحیت کے سرٹیفیکیٹ کے اخفا سے چودھری محمد حسین نے شیخ اعجاز سے کوئی سیاست کی تھی، ناقابلِ فہم ہے اس لئے کہ صالحیت کے اس سرٹیفیکیٹ کو چھپانے کا چودھری صاحب کو کوئی فائدہ نہ تھا اس لئے کہ صالحیت کے سرٹیفیکیٹ سے زیادہ خطرناک بات شیخ اعجاز کے قادیانی عقائد کے حوالے سے اس خط میں موجود تھی جو ان کی صالحیت کی خوشی سے زیادہ اذیت ناک ہے اور ان کی صالحیت ان کے عقیدے کے ظاہر ہونے کے بعد بے معنی ہو جاتی ہے۔ چودھری صاحب کو شیخ اعجاز کا عقیدہ سیاست کرتے وقت ان کی صالحیت اور گارڈین شپ کے لئے زیادہ مہلک ہتھیار کے طور پر ہاتھ آ سکتا تھا مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ لہٰذا چودھری صاحب پر شیخ اعجاز کا یہ الزام نا روا ہے اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔

اس خط کے بارے میں یہ سند کافی ہے کہ یہ خط سر راس مسعود کو لکھا گیا جو بھوپال میں اس وقت وزیرِ تعلیم تھے اور ممنون حسن خان ان کے سیکرٹری تھے۔ اس امر کا اعتراف خود مظلوم اقبال صفحہ ۳۲۸ میں موجود ہے۔ تاہم یہ سوال قارئینِ اقبال کے لئے حل طلب ہے کہ علامہ اقبال کے خطوط میں کتر بیونت کا حق کیا اقبال نے ان کو دیا یا انہوں نے خود ہی اپنے مفادات یا اپنی صوابدید کے تحت کیا اور ان کی یہ مصلحتیں کیا تھیں۔ خود شیخ اعجاز نے مظلوم اقبال میں خاندانی اور ذاتی حوالے کے پردے میں خطوط اقبال کی کتر بیونت کیوں کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان خطوط میں بھی اقبال کی شخصیت کے نہایت اہم گوشے شیخ صاحب کی کرم فرمائی سے اوجھل رہ جائیں۔ چودھری صاحب نے شیخ اعجاز سے سیاست کی تھی تو شیخ اعجاز نے کیا اقبال سے سیاست کی ہے؟ لیجیئے ہم اس موضوع پر کچھ کہنے سے پیشتر آپ کی خدمت میں ڈاکٹر اقبال کا یہ خط عکسی نقل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

بزمِ جہاں میں سب ہیں لیکن نہیں بخاری — عالم کو کر گیا ہے اندوہ گیں بخاری
پیدا نہ ہوگا کوئی ایسا خطیبِ دانش — ایوانِ خلد میں ہے محفل نشیں بخاری

۸۱ھ ۱۲

احسان دانش

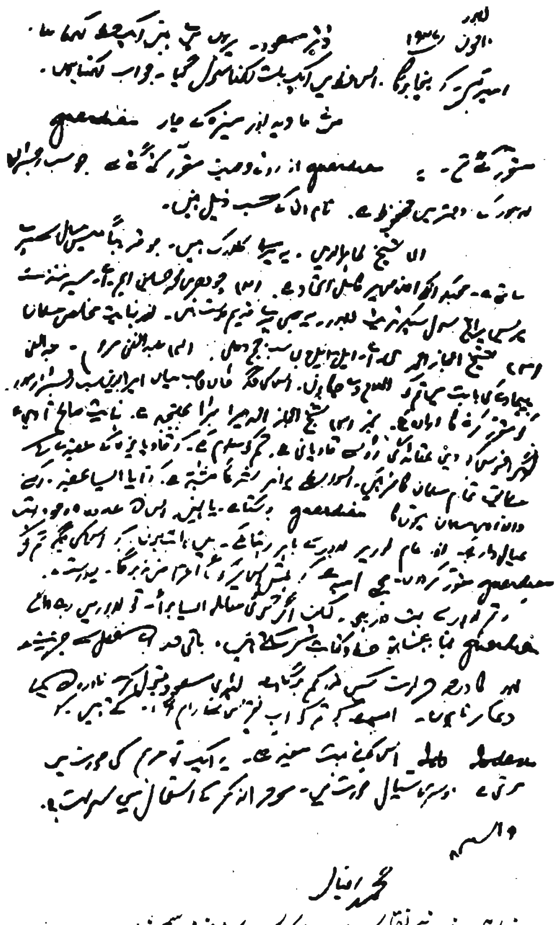
لاہور
۱۰ جون ۱۹۳۷ء
ڈیئر مسعود۔ پرسوں میں نے تمہیں ایک خط لکھا تھا۔
امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔
مرشد آباد کے نواب صاحب کے چار [illegible]
مشورہ کرتے تھے۔ [illegible] ان دو صاحب مشورہ کر گئے ہیں۔ جو سب کے سب
لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔
[illegible]
والسلام
محمد اقبال

یہ خط ہم نے نیچے نقل کر دیا ہے تاکہ اس کا مفہوم سمجھنے اور عبارت پڑھنے میں کسی کو کوئی دقت نہ ہو۔

لاہور

۱۰ جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود

پرسوں میں نے تمہیں ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات

لکھنا بھول گیا جواب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار Guardian مقرر کئے تھے یہ Guardian ازروئے وصیت مقرر کیئے گئے تھے جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے نام ان کے حسب ذیل ہیں:

۱۔ شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے۔

۲۔ چودھری محمد حسین۔ ایم۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور۔ یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں اور نہایت مخلص مسلمان۔

۳۔ شیخ اعجاز احمد بی اے ایل ایل بی۔ سب جج دہلی

۴۔ عبدالغنی مرحوم۔ عبدالغنی بے چارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔ اس کی جگہ خان صاحب میاں امیر الدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ نمبر ۳ شیخ اعجاز احمد میرا بڑا بھتیجا ہے نہایت صالح آدمی ہے مگر افسوس کہ دینی عقائد کی رُو سے قادیانی ہے۔ تم کو معلوم ہے کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔ اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا Guardian ہو سکتا ہے یا نہیں اس کے علاوہ وہ خود بہت عیال دار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو Guardian مقرر کروں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے گارڈین تمہارے ساتھ خط وکتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام قبول کرے۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ آیوڈیکس اس کے لئے بہت مفید ہے یہ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے دوسری سیال صورت میں۔ مؤخر الذکر کے استعمال میں سہولت ہے

والسلام

محمد اقبال

اب اس خط کا قصہ سنیئے کہ تمام جگہ دوسرے سارے مضامین میں اس کی اشاعت میں

میں موافق نہیں مگر جہاں کہیں فرق ہے تو شیخ اعجاز احمد اور قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبال کے ریمارکس ہیں۔ شیخ اعجاز کہتے ہیں کہ گارڈین شپ میں ان کے حریف چودھری محمد حسین نے سیاست کرتے ہوئے علامہ اقبال کی طرف سے ان کی صالحیت کے سرٹیفکیٹ کو دبانے کے لئے یہ تحریف کی حالانکہ شواہد یہ ہیں کہ چودھری محمد حسین نے اس تحریف کے ذریعے شیخ اعجاز احمد کی گارڈین شپ کو محفوظ کر دیا اور عبدالغنی مرحوم کی جگہ سر راس مسعود کو گارڈین شپ دینے کی اقبال کی خواہش ظاہر کی۔ ہم اقبال نامے کی دونوں عبارتوں کا عکس دے کر اس صورت حال کی وضاحت کرتے ہیں۔

اقبال نامہ ۳۸۶ حصۂ اول

(۲۲۹) ——— (۲۴) خط ۲

۱۰ر جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود

پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جواب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار[۴] Guardian مقرر کئے تھے یہ Guardian ازروئے وصیت مقرر کئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں۔ جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے (۲) چودھری محمد حسین ایم۔اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور یہ بھی میرے قدیم دوست

اقبال نامہ ۳۸۶ حصۂ اول

(۲۲۹) ——— (۲۴) خط نمبر ۱

۱۰ر جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود

پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار[۴] Guardian مقرر کئے تھے یہ Guardian ازروئے وصیت مقرر کئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ طاہر الدین۔ یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے۔ (۲) چودھری محمد حسین ایم اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں اور

میں اور نہایت مخلص مسلمان ۔ (۳) شیخ اعجاز احمد
بی اے، ایل ایل بی سب جج دہلی ۔ ۴۔ عبدالغنی مرحوم

اقبال نامہ ۳۸۷ حصہ اوّل

عبدالغنی بے چارے کی بابت تم کو اطلاع دے چکا ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو guardian مقرر کر دوں ۔ مجھے اُمید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو ۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے guardians تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں ۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہوگیا ہے ۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں ۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں ۔ امید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا ۔ کہتے ہیں کہ IODEX اس کے لئے بہت مفید ہے ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے دوسری سیال صورت میں ۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے ۔

والسلام
محمد اقبال

نہایت مخلص مسلمان (۳) شیخ اعجاز احمد
بی اے، ایل ایل بی سب جج دہلی (۴) عبدالغنی مرحوم

اقبال نامہ ۳۸۷ حصہ اوّل

عبدالغنی بے چارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں ۔ اس کی جگہ خان صاحب میاں امیرالدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے ۔ نمبر ۳ ۔ شیخ اعجاز احمد میرا بھتیجا ہے ۔ نہایت صالح آدمی ہے لیکن وہ خود بہت عیالدار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو guardian مقرر کر دوں ۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو ۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے guardians تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں ۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے ۔ لاہور کا درجہ حرارت کسی قدر کم ہوگیا ہے ۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں ۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں امید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا ۔ کہتے ہیں کہ IODEX اس کے لئے بہت مفید ہے ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے دوسری سیال صورت میں ۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے ۔ والسلام

محمد اقبال

خط نمبر ۱ : اقبال نامہ کا وہ خط ہے جو چودھری محمد حسین کی قطع و برید سے قبل شائع ہوا۔

اس میں لکیرزدہ عبارت ملاحظہ ہو۔ اس میں مندرجہ ذیل باتیں واضح ہیں۔

۱۔ عبدالغنی مرحوم کی جگہ میاں امیرالدین سب رجسٹرار کو مقرر کرنے کا علامہ نے ارادہ ظاہر کیا۔

۲۔ شیخ اعجاز کی جگہ سر راس مسعود کو Guardian مقرر کرنا چاہا جب کہ تحریف کردہ خط نمبر ۲ میں

۱۔ عبدالغنی مرحوم کی جگہ میاں امیرالدین کے تقرر کا کوئی ذکر نہیں۔

۲۔ عبدالغنی کی جگہ سر راس مسعود کے تقرر کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔

۳۔ یوں شیخ اعجاز کی گارڈین شپ کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔

یعنی چودھری محمد حسین نے تو شیخ اعجاز سے سیاست نہیں کی بلکہ شیخ اعجاز کی گارڈین شپ محفوظ کرنے کے لئے اقبال کے خط کی عبارت کو بدل دیا اور شیخ اعجاز کے عقائد اور ان کی گارڈین شپ سے محرومی کی وجہ کو چھپا دیا ہے اور انہیں خط سے نکال کر شیخ اعجاز کی خدمت انجام دی۔ اس لئے شیخ اعجاز کو تو چودھری محمد حسین کا احسان مند ہونا چاہیئے حالانکہ وہ اُلٹا گلہ کر رہے ہیں کہ چودھری صاحب نے شیخ اعجاز کی متنازعہ شخصیت کو غیر متنازعہ بنا دیا۔ اس کی وجہ بچوں کی گارڈین شپ میں شیخ اعجاز کو شریک رکھنا بھی مطلوب ہو سکتا ہے کہ خاندان اقبال کے اس فرد کو کسی نہ کسی طرح گارڈین شپ میں باقی رکھا جائے تاہم نیک نیتی سے بھی کی گئی اس کتر بیونت کے اخلاقی جواز کی تفہیم نہیں ہوتی کہ جس چیز کو علامہ شرعاً مشتبہ سمجھتے تھے اس کو اس عبارت سے حذف کر کے مباح کرنے کی سعی کیوں کی گئی اور شیخ اعجاز کے لئے یہ "نرم گوشہ" کیوں کر پیدا کیا گیا۔ ذیل میں ہم "اقبال اور بھوپال" از صہبا لکھنوی میں شائع کئے گئے اس خط کا عکس شائع کر رہے ہیں۔

" لاہور ـــــ ۱۰ / جون ۱۹۳۷ء

ڈیئر مسعود ـــــ پرسوں میں نے ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار Guardians مقرر کئے تھے۔ یہ از روئے وصیت مقرر کئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔

نام ان کے حسب ذیل ہیں۔ (۱) شیخ طاہرالدین۔ یہ میرے کلارک ہیں جو قریباً بیس سال

سے میرے ساتھ ہیں ۔ مجھ کو اُن کے اخلاص پر مکمل اعتماد ہے ۔

(۲) چوہدری محمد حسین، ایم، اے ۔ سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سکریٹریٹ لاہور ۔ یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں ؛ اور نہایت مخلص مسلمان ۔

(۳) شیخ اعجاز احمد بی، اے ۔ ایل ۔ ایل بی ۔ سب جج دہلی لے

(۴) عبدالغنی مرحوم ۲ے عبدالغنی بے چارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں ۔ اس کی جگہ خاں صاحب میاں امیر الدّین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے ۔ نمبر ۳ شیخ اعجاز احمد میرا بھتیجا ہے، نہایت صالح آدمی ہے لیکن وہ خود بہت عیال دار ہے اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو — GUARDIAN مقرر کر دوں مجھے امید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو ۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے GARDIANS تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں ۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے ۔ لاہور کا درجۂ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے ۔ لیڈی مسعود سلام قبول کریں ۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں ۔ اُمید کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا ۔ کہتے ہیں کہ IODEX اس کے لئے بہت مفید ہے ۔ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے، دوسری سیال صورت میں ۔ موخر الذکر کے استعمال میں سہولت ہے ۔ والسلام ۔ محمد اقبال ۳ے "

راس مسعود نے اس خط کا فوراً جواب دیا ۔ اُن کا یادگار اور تاریخی خط ملاحظہ ہو :۔

"بھوپال ۔ ۱۴ جون ۱۹۳۷ء

نہایت پیارے اقبال ۔ تمہارا خط مورخہ ۱۰ جون ابھی ۳ بجے میں نے بغور پڑھا ۔ چوتھے گارڈین کی بابت میری رائے یہ ہے کہ چونکہ میں نہ لاہور میں رہتا ہوں اور نہ کوئی اُمید لاہور کے قریب رہنے کی ہے ۔ تو مجھے مقرر نہ کرو ۔ بلکہ کسی ایسے دوست کو جو کم سے کم پنجاب ہی میں مقیم ہوں ۔ البتہ اپنی وصیت میں یہ ضرور لکھو کہ اگر گارڈین کو کسی معاملہ میں جہاں تک کہ منیرہ سلمہا اور جاوید سلمۂ کی تعلیم کا تعلق ہے کوئی مالی دقت پیش آئے تو پہلے میں مطلع کیا جاؤں ۔ کیونکہ جب تک کہ ان دونوں کی انشاءاللہ بائیس ۲۲ برس کی عمر ہو جائے ۔ میں ہر ممکن طریقہ سے مدد دینے کے لئے تیار ہوں ۔ بشرطیکہ میں زندہ رہا ۔ یہ خود ایک بڑی ذمہ داری میں اپنے اوپر اس عشق کے ثبوت میں لے رہا ہوں ؛ جو مجھے تم سے ہے ۔ یہ ضرور کرنا کہ میرے متعلق اس سلسلے میں جو الفاظ اپنے وصیت نامہ میں درج کرو، جو

کہ رجسٹرار کے پاس محفوظ کر رہے ہو۔ ان کی ایک نقل میرے پاس ضرور بھیج دینا۔ اگر خدا نخواستہ ضرورت پیش آئے تو یقین رکھو کہ تمہارے ان دونوں بچوں کے لیئے ان کی تعلیم کے مسئلے میں۔ میں وہی کروں گا جو اپنی اولاد کے لیئے۔ یہ ضرور صلاح دیتا ہوں کہ جہاں تک جائیداد وغیرہ کا تعلق ہے اسکا انتظام اپنے سامنے ہی ایسا کر دو کہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔ شکر ہے خدا کا نادرہ اب ذرا بہتر ہے۔

میں ہوں تمہارا چاہنے والا۔ راس مسعود

اقبال اور بھوپال میں علامہ اقبال کے اس خط کی اشاعت کا عکس اور سر راس مسعود کی طرف سے اس کے جواب کی اشاعت کا عکس اس بات کو تو ظاہر کرتا ہے کہ یہ خط ہر لحاظ سے درست اور صحیح ہے کیونکہ ۱۰ جون ۳۷ء کو علامہ نے خط لکھا اور ۱۴ جون ۳۷ء کو راس مسعود نے خط کا جواب دیا اور لکھا کہ ۱۰ جون کا خط میں نے بغور پڑھا اب خط پر اعتراض بے معنی ہے تاہم اقبال اور بھوپال کے اس خط میں بھی شیخ اعجاز کے عقائد اور قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبال کے ریمارکس حذف کر دیئے گئے ہیں۔ اب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے زندہ رود جلد سوم میں جو اقتباس دیا ہے۔ اس کے بارے میں اقبال نامے کے مرتب ڈاکٹر اخلاق اثر نے ہمارے نام ایک خط میں وضاحت کی کہ وہ بھی مکمل نہیں ہے کیونکہ خود اقبال نامے کی کتابت میں سے یہ عبارت رہ گئی۔

"کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔ اس واسطے یہ امر شرعاً مشتبہ ہے"۔ [۱۴]

ڈاکٹر اخلاق اثر نے اس میں بتایا ہے کہ اصل میں اقبال نامے کا جو نسخہ ڈاکٹر جاوید اقبال کو دیا گیا اس میں یہ عبارت موجود نہ تھی۔ ملاحظہ کیجئے ڈاکٹر اخلاق اثر کے خط کا عکس:

Dr. AKHLAQ ASAR
M.A. (URDU), M.A. (ENGLISH), Ph.D
Vice President
All India Urdu Writers & Journalist Forum
For National Integration (Registered)

SADIQ MANZIL,
Chowki Imambara,
BHOPAL - 462 001

Dated 7-1-86

محترم وحید عشرت صاحب! وعلیکم السلام

زندہ رود (تینوں جلدیں) اور اقبال اور حیدر آباد موصول ہوئیں۔ بہت بہت شکریہ۔ آپکی حسب فرمائش اپنی تالیفات "اقبال اور شیش محل" "اقبال نامے" اور تصنیف "اقبال اور مجنوں" رجسٹری سے روانہ کر رہا ہوں۔ "اقبال نامے" کا دوسرا ایڈیشن اور "اقبال کا وظیفہ" اپریل تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ "مظلوم اقبال" اور

دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اقبال کے اقتصادی اور معاشی حالات پر معلومات مکمل ہو جائیں۔ اگر ممکن ہو تو یہ زحمت اور برداشت فرمائیں۔ میری تالیفات کے بارے میں آپ کی نیک خواہشات میرے لیے اہمیت رکھتی ہیں۔

"مظلوم اقبال" پر آپ کا تبصرہ پڑھ لیا تھا۔ اس میں اقبال کے ۱۰ ارجون ۱۹۳۷ء کے مکتوب کا حوالہ تھا جو آپ نے "زندہ رود" سے لیا تھا۔ اس وقت تک میں نے "زندہ رود" نہیں دیکھی تھی اور یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اقتباس "اقبال نامہ" سے لیا گیا ہے۔ اس مکتوب کا مکمل متن "اقبال اور ممنون" صفحہ ۱۵ پر فوٹو کاپی کی شکل میں دیا گیا ہے۔ "زندہ رود" میں اس مکتوب کا اہم حصہ رہ گیا جو بعد کے نسخوں میں ہاتھ سے بڑھا دیا گیا تھا اور یہ تحریر اس نسخہ میں بڑھائی نہ جا سکی تھی جو جناب جاوید اقبال صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ کتابت کی غلطی بعد میں نظر آئی۔ وہ اہم حصہ یہ ہے:
"یہ کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔
اس واسطے یہ امر مشتبہ ہے"
امید ہے کہ ۱۰ ارجون ۳۷ء کے مکتوب کی فوٹو کاپی سے آپ کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ دیگر مکاتیب کے علاوہ یہ مکتوب بھی مجھے جناب ممنون حسن خان صاحب سے موصول ہوا تھا۔ جس کی تفصیل "اقبال نامہ" میں دی ہوئی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے جناب رفیع الدین ہاشمی صاحب اس مکتوب اقبال کی فوٹو کاپی شیخ اعجاز احمد صاحب کو ارسال کر چکے ہیں۔
میری کسی تصانیف یا تالیفات کے حقوق اشاعت کی ضرورت سمجھیں تو تحریر فرمائیں اور رائلٹی کی شرائط کی تفصیلات بھی لکھیں تاکہ میں اپنے ملک سے اجازت لے کر کوئی کارروائی کروں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ تعاون کے لیے ایک بار پھر شکریہ۔ آپکا

اخلاق اثر

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب سے ہم نے استفسار کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس مکتوب کی فوٹو کاپی نہیں ملی، اور نہ میں نے شیخ اعجاز کو کوئی کاپی ارسال کی ہے۔ ڈاکٹر اخلاق اثر نے اپنے اس خط میں ان احوال کی وضاحت کر دی ہے کہ کیونکر یہ عبارت مکمل طور پر زندہ رود جلد سوم میں نہیں آسکی۔

اب ایک اور محکم شہادت جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال اور منیرہ بیگم کی آیا محترمہ ڈورس احمد نے اپنی حالیہ انگریزی کتاب "اقبال جیسا کہ میں جانتی ہوں" میں فراہم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ علامہ اقبال، شیخ اعجاز احمد کو بہت عزیز رکھتے تھے مگر علامہ ان کے قادیانی ہو جانے کی وجہ سے ان سے سخت نالاں تھے۔ اور وہ اپنے بچوں کے سرپرستوں میں سے بھی انہیں نکال کر کسی اور متبادل کی تلاش میں تھے، چنانچہ علامہ نے ان سے متعدد بار اپنے اس کرب کا اظہار کیا اور شیخ اعجاز احمد کے قادیانی ہو جانے کے عمل کو ہمیشہ اور مکمل طور پر ناپسند کیا ہے۔

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ اس خط میں تحریف کوئی نادانستہ طور پر کسی ایک فرد نے نہیں کی بلکہ کسی خاص فرد اور جماعت کی طرف سے ایک خاص منصوبہ بندی اور کوشش سے مختلف اشخاص سے اپنے اثر و نفوذ کی بنیاد پر تحریف کروائی گئی ہے۔ اور اس کا مقصد شیخ اعجاز ان کے عقیدے اور قادیانیوں کے بارے میں علامہ اقبال کے واضح اور صریح اظہار و مؤقف کو چھپانے کی سعی نامسعود کی گئی ہے۔ تاہم مختلف خطوط میں مختلف عبارات نے اس سراسر جھوٹ کو بے نقاب کر دیا ہے ہماری طرف سے اس تازہ خط اور اس کی عکسی نقل کی اشاعت کے بعد چند باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں:۔

۱۔ علامہ اقبال کے جملہ خطوط کی چھان بین کی جائے۔

۲۔ تحریفات اور خطوں کی عبارت کی قطع و برید کو ختم کیا جائے اور علامہ کے خط ان کی اصل حالت میں شائع کئے جائیں۔

۳۔ ذاتی اور خانگی حالات کی آڑ میں علامہ کے خطوط کی تصحیح یا قطع و برید نہ کی جائے اس لیے کہ علامہ اقبال کے خانگی حالات پر بہت کچھ سامنے آ چکا ہے۔ موجودہ صورت میں قطع و برید غلط فہمیوں کو جنم دے گی۔

۴۔ علامہ کے خطوط کی عکسی نقول بھی شائع کی جائیں۔

۵۔ علامہ کے اصل خطوط اقبال میوزیم میں یا کسی اور محفوظ مقام پر اپنی اصل حالت میں محفوظ رکھنے کا بندوبست کیا جائے۔

۶۔ تمام اردو اور انگریزی خطوط کو ایک کلیات مکاتیب اقبال میں عکسی نقول کے ساتھ شائع کر دیا جائے۔

۷۔ خطوط کے بارے میں معلومات، مکتوب الیہ، خطوط کا زمانہ، تحریر، وجہ تحریر، مقام تحریر وغیرہ ہم واضح طور پر دی جائیں۔

۸۔ مختلف خطوط کے مجموعوں کے تقابلی مطالعہ سے خطوط کی اصل عبارت کا تعین کیا جائے۔

۹۔ تمام مکتوبات کی مائیکرو فلمیں بنائی جائیں۔

اس طریق کار سے علامہ اقبال کے خطوط محفوظ ہو سکیں گے اور تحقیق کاروں کو اصل متن